بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اِللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ:

پوائنٹ نمبر-34: علم سے پہلے عمل کرنا منہج سلف میں سے نہیں بلکہ وہ عمل سے پہلے علم سے ابتداء کرتے تھے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، پوائنٹ نمبر 34 شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف العمل قبل العلم، إنما كانوا يبدأون بالعلم قبل العمل، قال تعالىٰ:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ...﴾ إلي آخر الآية (محمد:19)"

(علم سے پہلے عمل کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے بلکہ وہ عمل سے پہلے علم سے ابتداء کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ...﴾ پس لاالہ الااللہ کا علم حاصل کرو اور اپنے گناہ کی بخشش طلب کرو اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی)

بڑا اہم پوائنٹ ہے طلب علم کے تعلق سے اور عمل کے تعلق سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہم بات کر چکے ہیں اس موضوع کے تعلق سے لیکن آج کی نشست میں "عمل سے پہلے علم کی اہمیت "یعنی اگر علم نہیں ہے تو پھر عمل بھی نہیں ہے یاد رکھیں، کوئی بھی عمل اگر ہم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے علم لازمی ہے اور سلف کا یہی منہج ہے۔ابتداء علم سے ہمیشہ ہوتی ہے، آپ کسی سلفی عالم کو نہیں دیکھیں گے کہ وہ عمل کی بات کرتا ہو اور علم کا اہتمام نہ کرتا ہو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ اس سلفی عالم نے اپنے علماء اور اسلاف سے یہی سبق سیکھا ہے کہ ہمیشہ علم کی اہمیت عمل سے پہلے ہے، آیئے دیکھتے ہیں اس موضوع کے تعلق سے چند اہم باتیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے:"باب العلم قبل القول والعمل لقول الله تعالىٰ:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾"۔

امام بخاری باب باندھتے ہیں:"باب العلم قبل القول والعمل "(علم قول اور عمل سے پہلے ہے)،اس کی دلیل میں امام بخاری رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں:"لقول الله تعالىٰ "(ارشاد باری تعالیٰ ہے)﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾(یہ جان لو اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہ لاالہ الااللہ ہے)۔یعنی صحیح معنی کو جان لو صحیح معنی کیا ہے؟

"لَا إِلَهَ إِلَّا الله يعني لا معبود بحق إلا الله "(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق یا کوئی سچا معبود نہیں ہے)۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"فبدأ بالعلم "(اور ابتداء علم سے کی ہے)۔اللہ تعالیٰ نے ابتداء کس چیز سے کی ہے؟ علم سے کی ہے یعنی کلمہ توحید پر آپ عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ اُس کا صحیح علم حاصل نہ کر لو (سبحان اللہ)۔

پھر امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی باب میں:

"وانّ العلماء هم ورثة الانبياء "(اور علماء انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں)"ورثوا العلم "(انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے علم کو وراثت میں چھوڑا ہے)"من اخذه اخذ بحظ وافر "(جس نے علم کو لیا اس نے بہت ہی خیر کو حاصل کر لیا ہے)۔

پھر امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"ومن سلك طريقا يطلب به علما سهل الله له طريقا إلى الجنة "(اور جس نے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جس میں طلب علم کے لیے اُس نے راستہ اختیار کیا ہے اللہ تعالی اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے)۔

پھر امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" وقال جل ذكره:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰؤُا﴾"(اللہ تعالی سے تو صرف علماء ہی خشیت حاصل کرتے ہیں یا ڈرتے رہتے ہیں)(فاطر:28)

"وقال "(اور ارشاد باری تعالی ہے)﴿...وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا الْعَٰلِمُونَ ۝٤٣﴾ (اور نہیں عقل رکھتے سوائے عالموں کے)(العنکبوت:43)

"وقال "(اور اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے)﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠﴾ (اگر ہم سنتے اور عقل رکھتے تو ہم اصحاب السعیر کے ساتھ جہنم میں نہ ہوتے)(الملک:10)۔

اور اللہ تعالی کا یہ بھی ارشاد ہے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:﴿... هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ...﴾ (کیا یہ دونوں برابر ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے)(الزمر:9)

"وقال النبي صلى الله عليه وسلم "(اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)"مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ"(اور جس کی اللہ تعالی خیر چاہتا ہے بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے)،

اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے"وَإِنَّمَا العِلمُ بِالتَّعَلُّمِ"(علم صرف علم حاصل کرنے سے ہی ممکن ہے)"وقال ابو ذر "(سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں)"لو وضعتم الصمصامة على هذه واشار إلى قفاه- ثم ظننت اني انفذ كلمة سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان تجيزوا علي لانفذتها "(اگر تم لوگ میری گردن پر تلوار رکھ دو، اور اپنی گردن پر اشارہ کیا، اور پھر مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ میرا سر کٹ جائے گا میرے اس بات کو کرنے سے پہلے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے(یعنی حدیث بیان کرنے سے پہلے) تو میں ضرور بیان کر دیتا چاہے میری گردن بھی کٹ جاتی بعد میں)۔

یعنی ایک لفظ ایک جملے کو بھی میں نہ چھوڑتا یعنی علم کی اہمیت دیکھیں آپ! یعنی مرنے سے پہلے اگر مجھے حدیث کی روایت کا تھوڑا سا موقع بھی مل جاتا تو میں کبھی نہ چھوڑتا اسے۔ یہ سب امام بخاری نے اپنی **الصحیح** میں اسی باب میں بیان کیا ہے"باب العلم قبل القول والعمل "۔

"وقال ابن عباس: ﴿... كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ...﴾حكماء فقهاء "(تم سب ربانی بن جاؤ بردبار اور فقہ سمجھ علم والے بن جاؤ) (آل عمران:79)

"ويقال الرباني الذي يربي الناس بصغار العلم قبل كباره "(اور یہ کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو تھوڑے سے علم سے لیکر بڑے علم تک لے کر جاتا ہے(یعنی چھوٹے علم کو بڑے علم سے پہلے سکھاتا ہے))۔

پھر **فتح الباری** میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس باب کے تعلق سے بڑی پیاری باتیں بعض سلف سے بیان کی ہیں اور یہ بیان فرمایا ہے: "کوئی بھی عمل بغیر علم کے نفع نہیں دیتا، اور ابتداء علم سے اس لیے کی ہے کہ استغفار عمل ہے استغفار بعد میں ہے لیکن اس آیت کریمہ میں ﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ابتداء علم سے کی ہے اور یہ خطاب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے بھی ہے یہ سب کے لیے ہے"۔

اور امام سفیان بن عیینۃ رحمہ اللہ نے اس آیت سے علم کی فضیلت کی دلیل لی ہے۔

اور پھر ان آیات اور احادیث جن کا میں نے ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر نے ان کی کچھ تشریح کی ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ **زاد المعاد** میں فرماتے ہیں کہ جہاد النفس کے چار مرتبے ہیں:

1- سب سے پہلا مرتبہ ہے کہ اپنے نفس کا مجاہدہ کرے علم حاصل کرنے کے لیے: "الهدىٰ ودين الحق": علم حاصل کرنے کے لیے جہاد کریں نفس کا مجاہدہ کرتا رہے جس کے بغیر نہ تو فلاح ممکن ہے اور نہ ہی خوشی ممکن ہے اور جب یہ علم اس نفس سے چھوٹ جاتا ہے تو یہ نفس جو ہے بدبخت ہو جاتا ہے دنیا اور آخرت میں۔

2- دوسرا: نفس کا مجاہدہ کرنا ہے عمل کرنے سے، جو علم حاصل کیا ہے علم کے بعد عمل کرنے پر نفس کا مجاہدہ کرنا ہے کیونکہ علم بغیر عمل کے اگر اس شخص کو فائدہ نہیں دیتا تو نقصان بھی نہیں پہنچاتا۔

علم ہے عمل نہیں کرتا تو صرف علم سے نہ تو اُس کو کوئی فائدہ ہو رہا ہے اور نہ اس کو کوئی نقصان ہو رہا ہے لیکن اگر وہ عمل کرتا ہے بغیر علم کے تب تو اُس کو نقصان ہے، اور اگر وہ جان بوجھ کر علم حاصل نہیں کرتا اور عمل بھی نہیں کرتا ہے تب بھی اُس کو نقصان ہے۔

3- تیسرا: نفس کا مجاہدہ کرے یا نفس کے خلاف جہاد کرے دعوت اور تبلیغ میں، جو علم اُس نے حاصل کیا ہے اُس پر عمل بھی کیا ہے اب اپنے نفس کا مجاہدہ کرے تاکہ دوسرے لوگوں تک اس علم کو پہنچا سکے ورنہ وہ اُن میں سے ہوگا جو علم کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

4- چوتھے نمبر پر نفس کے مجاہدے کے تعلق سے امام ابن القیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ نفس کا مجاہدہ کرنا ہے صبر کرنے سے، جو بھی مشقت اور اذیت دعوت اور تبلیغ میں (یا علم حاصل کرنے میں یا عمل میں یعنی ان تینوں چیزیں میں خصوصی طور پر دعوت اور تبلیغ میں جو تیسرا نمبر ہے جو امام صاحب نے بیان کیا ہے اس میں جو بھی مصیبتیں اور مشقتیں پہنچتی ہیں اُن سب پر صبر کرنا ہے) اور اللہ ہی کے لیے صبر کرنا ہے۔

جب کوئی شخص ان چار مراتب کو حاصل کر لیتا ہے تو یہ شخص ان میں سے ہو جاتا ہے جنہیں ربانیین کہتے ہیں۔

پھر امام ابن القیم رحمہ اللہ آخر میں بڑی پیاری بات فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: "فإن السلف مجمعون علىٰ أنّ العالم لا يستحق أن يسمىٰ ربانيًا حتىٰ يعرف الحق ويعمل به ويعلمه" (سلف کا اجماع ہے اس بات پر کہ عالم کو اس وقت تک ربانی عالم نہیں کہا جاتا جب تک کہ وہ حق کو خود نہ جان لے اور اس پر عمل نہ کر لے اور دوسروں کو تعلیم نہ دے اس کی (یعنی صرف حق کو جان لیا صرف کافی نہیں ہے ربانی عالم نہیں ہے، جان کر عمل بھی کرنا شروع کر دیا تب بھی ربانی عالم نہیں ہے، علم اور عمل کے بعد دوسروں کو بھی اس نے تعلیم دی ہے اسے کہتے ہیں

ربانی؛اور تینوں پر عمل کرنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟ صبر کی اور صبر کرتا رہا ہے))"فمن علم وعمل وعلم فذاك يُدعىٰ عظيمًا في ملكوت السماوات"(جو ان تینوں چیزوں پر عمل کرتا ہے کہ جس نے علم حاصل کیا ہے اس پر عمل بھی کیا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی ہے تو ایسا شخص جو ہے آسمان میں اس شخص کی بڑی عظمت ہے (ملکوت السماوات میں ایسے شخص کی بڑی عظمت ہے، واللہ أعلم))۔

سُبْحانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال اور جواب

سوال: درود زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! درود جو ہے آپ کسی وقت میں بھی پڑھیں جتنا بھی پڑھیں پڑھ سکتے ہیں لیکن درود میں تخصیص کر دینا کہ خاص وقت میں خاص عبادت کے ساتھ بغیر دلیل کے یہ بدعت ہے۔ ہر آذان سے پہلے پڑھنا پڑھ سکتے ہیں؟ نہیں۔

کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم نہیں دی نہ تو خود عمل کیا نہ صحابہ کرام کو اس کی تعلیم دی ہے۔

ہر آذان کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟ پڑھ سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی ہے صحابہ کرام کو کہ آذان کے بعد پڑھیں درود ابراہیمی پھر جو دعائے مسنون ہے وہ پڑھیں۔

صبح اور شام کے اذکار میں بھی ثبوت ملتا ہے آپ پڑھ سکتے ہیں کہ دس مرتبہ جس نے درود پڑھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص میری شفاعت مستحق ہو گیا ہے۔ لیکن بغیر دلیل کے اپنی مرضی سے خاص وقت یا خاص جگہ متعین کرنا یا خاص طریقے سے جیسا کہ شیخ صاحب نے بیان کیا ہے یہ سب بدعت ہے یہ جائز نہیں ہے (واللہ أعلم)۔

سوال: بھائی کا سوال ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سو مرتبہ یا دو سو مرتبہ درود پڑھو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یاد رکھیں ذکر کی دو قسمیں ہیں نمبر کے اعتبار سے:

1-ایک وہ ذکر ہے جس کی شرعاً قید ہے تعداد میں:

(۱) نماز کے بعد کتنی مرتبہ استغفار پڑھتے ہیں؟ تین مرتبہ "استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ"؛ یہاں پر تین پڑھیں گے آپ۔

(۲) استغفار اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجلس میں جب بیٹھتے تو اُٹھنے سے پہلے ستّر مرتبہ بھی روایت اور سو مرتبہ بھی روایت آئی ہے یہ پڑھتے ہیں۔

(۳) تشہد میں ہم التحیات پڑھتے ہیں پھر درود ابراہیمی پڑھتے ہیں پھر کوئی اور دعا پڑھتے ہیں بعض دعائیں مسنون بھی ہیں وہ پڑھتے ہیں اگر کوئی شخص پہلے درود پڑھے پھر التحیات پڑھے جائز ہے؟ نہیں۔

کیوں؟ یہاں پر ترتیب آپ نے آگے پیچھے کر لی ہے۔

2-اور نمبر کے اعتبار سے دوسری قسم کا جو ذکر ہے وہ مطلق ہے، یعنی بغیر کسی خاص تعداد کے کہ کثرت سے استغفار کرے کوئی خاص وقت نہیں کوئی خاص نمبر نہیں کثرت سے پڑھتے رہیں لیکن آپ نے 101 مرتبہ ظہر کی نماز کے بعد پڑھنا ہے کیا خیال ہے جائز ہے؟ بدعت ہے۔

کیا استغفار پڑھنا بدعت ہے؟ استغفار بدعت نہیں ہے طریقہ غلط ہے اس لیے بدعت ہے۔

تو 101 مرتبہ کیوں 100 مرتبہ کیوں نہیں ہے؟ 102 مرتبہ کیوں نہیں ہے؟ یعنی جو شخص یہ کہہ رہا ہے یوں لگتا ہے کہ اُس کو وحی نازل ہوئی ہے اللہ تعالی کی طرف سے اور وہ یہ بتا رہا ہے کہ شریعت میں ظہر کی نماز کے بعد 101 مرتبہ پڑھو لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے؛ کس نے کہا ہے یہ؟ ! تو یہ شرعاً جائز نہیں ہے بدعت ہے۔ جو اذکار مطلق ہیں اُن کو قید لگانا بدعت ہے اور جو مقید ہیں اُن کو مطلقاً بغیر نمبر کے بغیر قید کے بیان کرنا بدعت ہے تو یہ جاننا بہت لازمی ہے (واللہ أعلم)۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 35. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 34 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio